السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے گاؤں میں عصر کی نماز اس وقت پڑھی جاتی ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کی مانند ہویا اس سے کچھ زیادہ ہو کیا ایسے وقت میں نماز ہوجاتی ہے۔ ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

باب المواقیت میں حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

«امّنی جبرئیل عند البیت مرّتین فصلیٰ بی الظھر حین زالتِ الشمس وکان قدر الشراک وصلّٰی بی العصر حین صار ظلّ کل شیٍٔ مثلہ۔»

یعنی جبرئیل علیہ السلام نے میری امامت کرائی۔ پس نماز ظہر پڑھائی جب زوال ہوا اور سایہ تسمہ قدر ہوگیا۔ اور پھر عصر پڑھائی جب کہ ہر شے کا سایہ اس کے مثل ہوگیا۔

اس حدیث میں زوال کا ذکر ہے اور زوال میں دوپہر کا سایہ داخل نہیں۔ پس جب دوپہر کا سایہ نکال کر ایک مثل ہوجائے تو عصر پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اذان وقت سے پہلے جائز نہیں جب وقت پر ہوئی تو دوچار رکعت قدرا انتظار بھی چاہیئے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دوچار رکعت پڑھتے تھے۔ اگر کہا جائے کہ جبرئیل علیہ السلام نے شروع وقت بتانے کی خاطر جلد نماز پڑھائی۔ چنانچہ دوسرے روز آخر وقت پڑھائی تاکہ وقت کا بھی پتہ لگ جائے۔ پھر فرمایا ان دونوں کے درمیان وقت ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جبرئیل علیہ السلام نے جس وقت نماز پڑھائی ہے اس وقت سے ذرا ہٹ کر پڑھے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گرمیوں میں ظہر کی نماز تین قدم سے پانچ قدم تک پڑھتے۔ اور سردیوں میں پانچ سے سات قدم تک۔ سردیوں گرمیوں میں دوقدم کا فرق بتلا رہا ہے کہ زوال یعنی سورج ڈھلنے کا سایہ تین قدم ہونے پر نماز پڑھتے تھے حالانکہ سردیوں میں اتنی تاخیر کی ضرورت نہیں۔ یہ صرف اسی خاطر ہوتی تھی کہ اذان کے بعد کچھ انتظار کرنی چاہیے۔ ایک حدیث میں ہے اتنی انتظار چاہیے کہ کھانے پینے والا کھانے پینے سے فارغ ہوجائے اور قضائے حاجت والا قضا کی حاجت سے فارغ ہوجائے۔ شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے اگرچہ اس حدیث میں ضعف ہے لیکن اذان کی غرض اس کی موید ہے کیونکہ اذان کی غرض یہی ہے کہ لوگ سن کر پہنچ جائیں۔ نیز بخاری میں حدیث ہے۔

«بین کلّ اذانین صلوٰة ثلاثاً لمن شاء» (بخاری ص 87)

یعنی ہر اذان اور اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھ سکتا ہے۔

اگر اذان اور اقامت کے درمیان وقفہ نہ کیا جائے تو جو نفل پڑھنا چاہے نہیں پڑھ سکے گا ہاں مغرب میں دو نفلوں سے زیادہ وقفہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس کا وقت تنگ ہے۔ دوسری نمازوں میں اتنی افراتفری کی ضرورت نہیں

وباللہ التوفیق

## فتاویٰ اہلحدیث

## کتاب الصلوة، نماز کا بیان، ج 2 ص 60

## محدث فتویٰ